© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

(جناب اکرم مظفر نگری)

کم ہیں سامانِ طرب میرے لئے کم ہی سہی / سازو نغمہ نہ سہی نالہ و ماتم ہی سہی
ہو سکیں گے نہ کبھی کوئے محبت کا جواب / اقتدارِ حرم و دیر مسلّم ہی سہی
نظمِ عالم کا سبب جذبۂ دل ہے لیکن / صرف کہنے کو وہ اک جذبۂ باہم ہی سہی
مجھ کو بھی تو کوئی اعجاز دکھایا ہوتا / تم زمانے کے لئے عیسیٰ مریم ہی سہی
تشنہ کامانِ حقیقت کی تسلّی کے لئے / گر نہیں بحر تو اک قطرۂ شبنم ہی سہی
ہوں گے اک روز ہمیں مستحقِ دادِ وفا / آج ہم سے کوئی برہم ہے تو برہم ہی سہی
ہے تو اک سلسلۂ دعوتِ مژگاں قائم / خونفشانئ رگِ زخمِ جگر کم ہی سہی
رازِ ہستی نہیں کھلتا ہے محبت کے بغیر / اقتدائے روشِ عقل مقدم ہی سہی
فطرتِ عشق ازل ہی سے ہے مجبورِ وفا / حسن ہر رنگ میں آزادِ ہر عالم ہی سہی
ضعف میں کچھ نہیں ممکن تو شبِ غم اے دل / اک شکستہ سا کوئی نالۂ برہم ہی سہی
اس حقیقت کو نہ سمجھا کوئی وقتِ سجدہ / ہے غرض سجدے سے سجدہ پئے آدم ہی سہی
کل یہی باعثِ تخریبِ زمانہ ہوگی / آج تہذیبِ غلط رونقِ عالم ہی سہی

فرض ہے پیرویٔ مشربِ منصور اکرم
گر نہیں کوئی پئے دار و رسن ہم ہی سہی

© rasailojaraid.com